بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ + عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
روزنامہ
الفضل
ربوہ
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی
فون ۴۴۹
جلد ۷۲/۳۷ منگل ۱۳ ذیقعدہ ۱۴۰۳ھ ۲۳ ظہور ۱۳۶۲ ہش ۲۳ اگست ۱۹۸۳ء نمبر ۱۹۲
Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعتہائے احمدیہ بیرونِ پاکستان میں غیر معمولی بیداری

جماعت احمدیہ سرینام کے چندے ۳/۴ گنا ہو گئے

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور ساری جماعت کی دعاؤں کو قبولیت کا شرف عطا فرماتے ہوئے اور حضور کے پُر اثر ارشادات کو اپنی رحمت سے ثمر بار کرتے ہوئے جماعت ہائے احمدیہ بیرون پاکستان کو غیر معمولی بیداری کی توفیق عطا فرمائی ہے مثال کے طور پر جماعت احمدیہ سرینام کی ۳۰ جون ۱۹۸۳ء کو ختم ہونیوالے مالی سال کی رپورٹ کے مطابق لازمی چندہ جات کی گذشتہ وصولی ۳۰۰ء۴ کے مقابل پر ۵۷۰ء۴ گلڈرز وصولی ہوئی ہے۔ جو کہ پونے دو گنا سے زائد ہے۔ اسی طرح چندہ تحریک جدید کی ۲۴۰ گلڈرز کے مقابل پر ۷۲۴ گلڈرز وصولی ہوئی ہے۔ جو کہ تین گنا ہے فَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ ط

امیر و مبلغ انچارج مکرم مولوی محمد صدیق صاحب اور ان کے رفقاء کار جملہ عہدیداران اور مخلصین جماعت سرینام احباب کی خصوصی دعا کے مستحق ہیں احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ انکی قربانیوں کو قبول فرمائے۔ انکی توفیقِ خدمت و قربانی کو بڑھاتا چلا جائے ان کی جملہ مشکلات کو دُور فرمائے اور یہ اپنے مولیٰ سے راضی رہیں اور وہ اِن پر راضی ہو۔

(وکیل المال (ثانی) تحریک جدید۔ ربوہ)

جماعت ہائے احمدیہ بیرونِ پاکستان میں غیر معمولی بیداری

جماعت احمدیہ سویڈن کے چندے پونے تین گنا ہو گئے

اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور ساری جماعت کی دعاؤں کو قبول فرماتے ہوئے اور حضور کے پُر اثر ارشادات کو اپنی رحمت سے ثمر بار کرتے ہوئے جماعت ہائے احمدیہ بیرون پاکستان کو غیر معمولی بیداری کی توفیق عطا فرمائی ہے جو ملنے والی رپورٹوں سے عیاں ہے۔ مثال کے طور پر جماعت احمدیہ سویڈن کی ۳۰ جون ۱۹۸۳ء کو ختم ہونے والی مالی سال کی رپورٹ کے مطابق لازمی چندہ جات کے بجٹ چالیس ہزار کرونر کے مقابل پر وصولی اکانوے ہزار چار سو بیس کرونر ہو گئی ہے۔ جو کہ سوا دو گنا سے زائد ہے۔ اسی طرح چندہ تحریک جدید کے بجٹ تین ہزار کرونر کے مقابل پر اس کی وصولی تو ہزار اٹھ سو ساٹھ کرونر ہوئی ہے۔ جو کہ بجٹ سے سوا تین گنا سے زائد ہے فالحمد للہ علی ذٰلک۔

مکرم مبلغ انچارج برادرم حامد کریم صاحب اور ان کے رفقاء کار جملہ عہدہ داران اور مخلصین جماعت سویڈن احباب کی خصوصی دعا کے مستحق ہیں۔ دعا کریں اللہ تعالیٰ ان کی قربانیوں کو قبول فرمائے۔ ان کی توفیق خدمت و قربانی کو بڑھاتا چلا جائے۔ ان کی جملہ مشکلات کو دور فرمائے اور یہ اپنے مولیٰ سے راضی رہیں اور وہ ان پر راضی ہو۔

(وکیل المال (ثانی) تحریک جدید)

"جو شخص بد رفیق کو نہیں چھوڑتا وہ میری جماعت میں سے نہیں۔" (ارشاد حضرت اقدس)

اخبارِ احمدیہ

• ربوہ ۲۲ ظہور/اگست۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت ٹانگوں میں درد کی وجہ سے بدستور ناساز ہے۔

احباب کرام خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعا کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضرت سیدہ موصوفہ کو صحت کاملہ عطا کرے اور آپ کا بابرکت سایہ اللہ وجود تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے آمین

• مکرم سردار رفیق صاحب پرنسپل احمدیہ سیکنڈری سکول سانوے لائبریریائے اطلاع دی ہے کہ ہمارے ٹیچر چوہدری محمد علی صاحب کے والد مکرم چوہدری قاسم علی صاحب بہت بیمار ہیں احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ انکو صحتِ کاملہ و عاجلہ سے نوازے اور چوہدری محمد علی صاحب کی پریشانیوں کو دور فرمائے۔ آمین۔

(سیکرٹری نصرت جہاں)

• برادرم مکرم صفدر نذیر جاوید سندھو صاحب مربی سلسلہ لبیہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ۱۷ اگست ۱۹۸۳ء کو پہلی بچی عطا فرمائی ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نومولودہ کا نام ازراہِ شفقت "گوہر تسنیم" تجویز فرمایا ہے۔ احباب کرام سے نومولودہ کی صحت، درازیٔ عمر اور خادمہ دین ہونے کے لیے دعا کی درخواست ہے

(نعمت اللہ بشارت۔ صیغہ زود نویسی ربوہ)

• اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے خاکسار کو ۲۰ جولائی ۱۹۸۳ء کو پہلی بچی عطا فرمائی ہے پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت بچی کا نام "عدیلہ اکرم" تجویز فرمایا ہے۔

احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کو نیک اور خادمۂ دین بنائے اور زچہ و بچہ کو خیریت سے رکھے۔ آمین!

(محمد اکرم عمر شاہد مربی سلسلہ ربوہ)

• میرے پیارے دادا جان مکرم شیخ غلام محمد صاحب خادم مسجد فضل فیصل آباد قریباً دو ماہ سے بیمار ہیں ان کا ہرنیا کا اپریشن ہوا ہے۔ احباب جماعت کے سب بزرگوں سے ان کی کامل و عاجل صحت اور لمبی عمر کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(منور احمد مبارک منتظم اطفال مسجد فضل فیصل آباد)

جزائرِ فجی میں تبلیغِ اسلام

جزائر فجی میں متعین مرکزی مبلغ مکرم سید سجاد احمد صاحب اطلاع دیتے ہیں کہ ۱۸ اور ۱۹ جون کو بھرپور یوم التبلیغ منائے گئے۔ مرکز سے ساٹھ میل دُور پہنچ کر پیغام حق پہنچایا گیا۔ خدا کے فضل سے NAYAYU کے علاقہ میں چالیس گاؤں تک پیغام حق پہنچایا گیا۔ احباب جماعت نے حضور کے خطبات کی وجہ سے غیر معمولی تعاون کیا۔ TAILEYU ٹاؤن میں مارکیٹ ڈے ہونے کی وجہ سے بے شمار مرد و خواتین جمع تھے۔ چنانچہ یہاں پیغام احمدیت بڑی خوش اسلوبی سے پہنچایا جا سکا۔ ایک تیرہ سالہ نوجوان نے فریضہ تبلیغ کے لئے اپنے آپ کو وقف کیا اور احمدیت کی تعلیم حاصل کرنا شروع کی۔

NAYAYU پہنچنے پر دیکھا کہ آٹھ گاؤں کے مرد و خواتین رگبی کے میچ سے لطف اندوز ہونے کے لئے جمع ہیں۔ یہاں احباب سے تبلیغی گفتگو ہوئی۔ لٹریچر تقسیم کیا۔ یہاں لوگ پمفلٹ شوق سے لیتے ہیں اور اس کا مطالعہ کرتے ہیں۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے بیک وقت قرب و جوار میں احمدیت کا پیغام پہنچا دیا۔ انیس ۱۹ جون کو بعض اعلیٰ حیثیت کے خاندانوں میں تبلیغ کا موقع ملا۔ تبلیغی گفتگو بہت اچھے ماحول میں

(باقی صفحہ ۵ پر)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴۔ پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبدالحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقامِ اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ۔ قیمت: ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۱۳ ذی قعدہ ۱۴۰۳ھ

۲۳ ظہور ۱۳۶۲ ہش

تربیتِ باطنی میں دعاؤں کی عظیم الشان اہمیت

مامورین الٰہی کے سپرد دو کام ہوتے ہیں، ایک پیغام حق کی اشاعت کر کے لوگوں کو راہِ ہدایت کی طرف بلانا، دوسرے جو لوگ راہِ ہدایت کو قبول کریں ان کی تربیت باطنی کر کے ان کی زندگیوں میں پاک تبدیلی پیدا کرنا اور انہیں اس قابل بنانا کہ وہ دوسروں کے راہ حق کی طرف آنے اور ان کے اصلاح پذیر ہونے کا وسیلہ بنیں۔

یہ دونوں کام سرانجام دینے میں مامورین الٰہی اس قدر محنت اور جانفشانی کا مظاہرہ کرتے ہیں کہ یوں معلوم ہوتا ہے کہ وہ اس راہ میں اپنی جان قربان کر دیں گے لیکن وہ خوب جانتے ہیں کہ ان کی تبلیغی جدوجہد اور تربیتی مساعی کے بارآور اور نتیجہ خیز ہونے کا تمام دارومدار دعاؤں کی قبولیت پر ہے اس لئے جہاں وہ پیغام حق کی اشاعت میں اَن تھک جدوجہد کرنے اور اسی طرح اپنے متبعین کی تربیت باطنی سے متعلق عملی مساعی بروئے کار لانے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھتے۔ وہاں ان دونوں امور کی انجام دہی کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ اور متضرعانہ دعائیں کرنے میں بھی کوئی کمی نہیں آنے دیتے۔ ان کی عاجزانہ اور متضرعانہ دعاؤں کے نتیجہ میں ہی حق دنیا میں غالب آتا ہے اور لوگوں کی زندگیوں میں انقلاب عظیم رونما ہوئے بغیر نہیں رہتا۔

اسی لئے ہم دیکھتے ہیں کہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جنہیں اللہ تعالیٰ نے اس آخری زمانہ میں اسلام کو ساری دنیا میں غالب کرنے کی غرض سے مبعوث فرمایا تبلیغ اور تربیت کی عظیم الشان مہم کو سر کرنے کے لئے جہاں ہر قسم کی عملی تدابیر بروئے کار لانے میں کمال عزم و ہمت اور اَن تھک جہد و عمل کا ثبوت دیا وہاں ان ہر دو مقاصد میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے اس قدر درد اور تضرع اور زاری سے دعائیں کیں کہ یوں معلوم ہوتا تھا کہ آپ اس راہ میں اپنا وجود قربان کر دیں گے۔ تبلیغی مساعی کے بارآور ہونے کے لئے جس درد و کرب اور تضرع و ابتہال سے آپ نے دعائیں کیں اور کمال استقلال سے کرتے چلے گئے۔ اس کی ایک جھلک ہم گزشتہ شمارہ میں دکھا چکے ہیں۔ آج ہم ان متضرعانہ دعاؤں کا ذکر کرتے ہیں جو اپنے متبعین کی تربیت باطنی کے لئے آپ نے اپنے ربّ رحیم مولیٰ کریم کے حضور کیں۔

خدائی اذن کے تحت جب ۱۸۸۹ء میں سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسلام کی سربلندی کی خاطر اپنی جان، مال، وقت اور عزت قربان کرنے والے مردانِ حق کی ایک جماعت قائم کی تو ساتھ ہی آپ نے واضح فرمایا کہ آپ کی متضرعانہ دعاؤں کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ ان کی زندگیوں میں ایسی پاک تبدیلی لائے گا کہ جس سے ان میں خدمتِ اسلام کا فریضہ سرانجام دینے کی اہلیت پیدا ہوگی اور اسلامی کام سرانجام دینا ان کے لئے آسان ہو جائے گا۔ چنانچہ آپ نے فرمایا:۔

"خدا تعالیٰ نے ارادہ فرمایا ہے کہ محض اپنے فضل اور کرامت خاص سے اس عاجز کی دعاؤں اور اس ناچیز کی توجہ کو ان کی پاک استعدادوں کے ظہور و بروز کا وسیلہ ٹھہرا دے۔ اور اس قدوس جلیل الذات نے مجھے جوش بخشا ہے تا میں ان طالبوں کی تربیت باطنی میں مصروف ہو جاؤں اور ان کی آلودگی کے ازالہ کے لئے رات دن کوشش کرتا رہوں اور ان کے لئے وہ نور مانگوں جس سے انسان نفس اور شیطان کی غلامی سے آزاد ہو جاتا ہے اور بالطبع خدا تعالیٰ کی راہوں سے محبت کرنے لگتا ہے۔"

(ازالۂ اوہام)

چنانچہ آپ نے اپنے متبعین کو یقین دلایا کہ آپ ان کی تربیت باطنی کے لئے دن رات کوشش کرنے کے ساتھ ساتھ ان کے اندر پاک تبدیلی پیدا ہونے کے لئے رب العزت کے حضور دعائیں کرتے میں موت تک دریغ نہیں کریں گے اور خدا تعالیٰ ان دعاؤں کو قبول کر کے انکی زندگیوں میں پاک تبدیلی ضرور پیدا کرے گا۔ چنانچہ ساتھ ہی فرمایا:۔

"سو میں بتوفیق تعالیٰ کاہل اور سست نہیں رہوں گا اور اپنے دوستوں کی اصلاح طلبی سے جنہوں نے اس سلسلہ میں داخل ہونا بصدق قدم اختیار کر لیا ہے غافل نہیں ہوں گا بلکہ ان کی زندگی کے لئے موت تک دریغ نہیں کروں گا اور ان کے لئے خدا تعالیٰ سے وہ روحانی طاقت چاہوں گا جس کا اثر برقی مادہ کی طرح ان کے وجود میں دوڑ جائے اور میں یقین رکھتا ہوں کہ ان کے لئے جو داخل سلسلہ ہو کر صبر سے منتظر رہیں گے ایسا ہی ہوگا۔" (ازالۂ اوہام)

دراصل اللہ تعالیٰ جس بندۂ اخص کو ماموریت کے درجہ پر فائز فرماتا ہے۔ اپنے فضل خاص کے طور پر اس کی دعا کو ایک رنگ کی تکوینی قوت کا حامل بنا دیتا ہے اور وہ بندۂ اخص خدا تعالیٰ سے اس کے دوسرے بندوں کے بارہ میں جس تبدیلی کا طالب ہوتا ہے خدا تعالیٰ وہ تبدیلی پیدا کر دکھاتا ہے۔ بندۂ اخص پر اس تجلّی خاص کا ہی دوسرا نام قوتِ قدسیہ ہے جو ہر مامور من اللہ کو بطور خاص عطا کی جاتی ہے۔ یہ قوتِ قدسیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی منجانب اللہ عطا کی گئی اور اس کے طفیل ہی اُن سعید روحوں میں جنہیں آپ کی آواز پر لبیک کہنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ ایسی عظیم الشان تبدیلی رونما ہوئی کہ وہ زمین پر ہوتے ہوئے عالم بالا کی مخلوق نظر آنے لگے اور ایک دنیا کو راہ ہدایت کی طرف لانے کا وسیلہ بنے۔

ہمیں احمدی ہونے کی حیثیت میں یہ خصوصی شرف حاصل ہے کہ ہم بصدقِ قدم حقیقی اسلام کی اس راہ پر گامزن ہو کر جسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے آقا و مطاع آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی کامل پیروی اور اتباع کی برکت سے اس زمانہ میں پیش کیا ہے آپ کی اُن انقلاب انگیز دعاؤں کے مورد بن سکتے ہیں جو آپ اپنے متبعین کی تربیت باطنی کے ضمن میں پہلے ہی کر گئے ہیں پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیروی اور اتباع میں خلیفۂ وقت کی تازہ مقبول دعائیں اس پر مستزاد ہیں جن کے مورد بن کر ہم افضالِ خداوندی کو جذب کرنے کی سعادت سے بہرہ ور ہو سکتے ہیں۔ ہمارا یہ اوّلین فرض ہے کہ ہم دلی اخلاص کے ساتھ حقیقی اسلام پر عمل پیرا ہو کر اپنے آپ کو سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی انقلاب انگیز مقبول دعاؤں کا مورد بنانے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھیں۔ تاکہ ہم باقی دنیا کو راہ ہدایت کی طرف لانے کا نسلاً بعد نسلٍ وسیلہ بنے رہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرماتا چلا جائے آمین

ادائیگی زکوٰۃ اور عہدیداران جماعت کا فرض

فریضہ زکوٰۃ اسلام کا وہ اہم رکن ہے جس کے بغیر ایک مسلمان کا ایمان مکمل نہیں ہوتا۔ قرآن پاک میں جہاں بھی اقیموا الصلوٰۃ کا حکم آیا ہے وہاں ساتھ ہی آتوا الزکوٰۃ کا ارشاد بھی صادر ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ احمدی احباب کی اکثریت اسلام کے اس حکم پر عمل پیرا ہے اور بہت سے دوست بغیر کسی تحریک کے اپنی واجب الادا زکوٰۃ باقاعدگی کے ساتھ ادا فرما رہے ہیں فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔ لیکن ممکن ہے مسائل کی لاعلمی کے باعث بعض احباب سے سستی ہو جاتی ہو۔

لہٰذا عہدیداران جماعت سے التماس ہے کہ گاہے گاہے فریضہ زکوٰۃ کی تحریک فرماتے رہا کریں اور ادائیگی کی طرف خصوصیت کے ساتھ توجہ دلائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی مساعی میں برکت دے۔

(ناظر بیت المال آمد ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اصح الکتب بعد کتاب اللہ — البخاری

صحیح بخاری کا مقام دنیائے حدیث میں

قسط نمبر ۴ آخری

"صحیح بخاری امام صاحب کے وقت میں تالیف ہوتی تو امام اعظم صاحب اس کو آنکھ پر رکھ لیتے"
(حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

نوٹ :- محدثین اور صحاح ستہ کے سلسلے کا یہ دوسرا مضمون ہے جو صرف صحیح بخاری کے مقام و مرتبہ پر مشتمل ہے۔

مکرم منیر احمد جاوید صاحب ۔ استاذ الجامعہ ربوہ

★ بعض اوقات کسی اختلافی مسئلہ کو عنوانِ باب بناتے ہیں۔ اور پھر اس کے تحت مختلف انداز سے احادیث پیش کر کے اس کا حل فرماتے ہیں۔ آپ کا یہ انداز اپنے زمانہ میں موجود بعض اختلافی مسائل کے حل کے سلسلہ میں بھی ہے۔ اور بعض اوقات اس سے آپ کا مقصود آئندہ کسی زمانہ میں پیدا ہونے والے اختلافات کا پیشگی حل ہوتا ہے۔ یا ایسے اختلافی مسائل گھڑنے والے ذہنوں کی بیخ کنی۔

★ بخاری کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ اس کی ۲۲ روایات ثلاثی ہیں۔ یعنی صرف ۳ واسطوں سے امام صاحب نے ان کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان فرمایا ہے۔ اور یہ خوبی دوسری کتب حدیث کو کم ہی نصیب ہے۔

★ یہ کہا جاتا ہے کہ صحیح بخاری میں تکرار ہے لیکن امر واقعہ یہ ہے کہ بخاری میں امام صاحب نے ہمیشہ طرق استنباط اور استخراجِ مسائل کو مدنظر رکھا ہے۔ اسی لیے آپ ایک ہی حدیث کو بسا اوقات مختلف مقامات پر بیان کرتے ہیں۔ مثلاً "انما الاعمال بالنیات" والی حدیث کو آپ نے ۱۲ مختلف جگہوں پر بیان کیا ہے۔ جن میں سے ہر موقع پر اسی حدیث سے نئے نئے معانی اور نئے نئے مسائل کا استخراج آپ کے پیش نظر ہے۔ ورنہ آپ کا اپنا قول ہے کہ "میں مکرر روایات کو اس کتاب میں درج نہیں کروں گا"۔
(بخاری جلد ۱ صفحہ ۲۲۷)

= بخاری کی اس خوبی کا ایک پہلو یہ بھی ہے۔ کہ امام صاحب اپنی صحیح میں ایک ہی سند و متن کو مکرر نہیں لاتے۔ اگر کہیں ایسا ہے تو وہ ایک اتفاقی امر ہے۔ مکررات کے ضمن میں یہ ہے کہ کہیں انہیں لفظی اختلاف ہوگا۔ تو کہیں اسناد مختلف ہوں گی۔ البتہ ہر مکرر روایت کو نئی کتاب یا نئے عنوانِ باب کے تحت لا کر کسی نئے مسئلہ کو حل کرنا ہمیشہ آپ کا مقصود رہا ہے۔

★ صحیح بخاری صحیح علم تفسیر، صحیح علم حدیث، صحیح علم فقہ اور صحیح علم کلام کی کتاب ہے۔ اس کے علاوہ امام صاحب کی نظر تاریخ پر بھی بڑی ہی گہری ہے۔ مختلف انداز سے احادیث کو پیش کر کے عرب کے تمدن اور جغرافیائی حالات پر بھی روشنی ڈالی ہے۔

★ ساری صحیح بخاری بالعموم مربوط ہے۔ ہر کتاب کی آخری احادیث اکثر ایسے مضامین پر مشتمل ہوتی ہیں۔ جن کا ذکر آئندہ باب میں بھی آرہا ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں امام صاحب ہر کتاب کے اختتام پر کوئی نہ کوئی ایسا لفظ لاتے ہیں جس سے ختم کتاب کی طرف اشارہ مل جاتا ہے۔ مثلاً بدء الوحی کے آخر میں "فکان ذالک آخر شان ہرقل" سے اس طرف اشارہ ملتا ہے کہ اب بدء الوحی کا باب اختتام پذیر ہو رہا ہے۔

★ الجامع الصحیح کے اول و آخر میں بڑی مطابقت اور بڑا گہرا ربط ہے کتاب کی ابتداء بدء الوحی کے باب میں انما الاعمال بالنیات کی حدیث سے کی گئی ہے جبکہ کتاب کا اختتام کتاب التوحید سے کیا گیا ہے۔ کیونکہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ہی ہمارے مذہب کا خلاصہ اور لبِ لباب ہے گویا یہ بتایا کہ اگر انسان کا دل پاک و صاف اور نیت نیک ہو تو ایسا وجود مہبط انوار الٰہیہ ہو جاتا ہے۔ اور ایسے دل پر توحید کا نقش جم جایا کرتا ہے۔ اور ایسے شخص کا اخلاصِ نیت ہی ہے جو اس کے اعمال کو عنداللہ مقبول بنا دیا کرتا ہے۔ اور یہی قبولیت ہے جو اخروی اور دائمی نجات کا موجب بنتی ہے۔ پس توجہ دلائی کہ خالص نیت کے ساتھ اس کتاب میں درج مسائل شریعت کو سمجھنے لگ جاؤ اور ان پر عمل پیرا ہو جاؤ تو آخر خدا مل جاتا ہے۔

"لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ"

کی حبلِ متین ہاتھ آجاتی ہے۔

طبقات کتب حدیث اور صحیح بخاری کا مقام

اُمت کا اتفاق ہے کہ صحیح بخاری کو تمام کتب حدیث پر فوقیت حاصل ہے اسی بناء پر محدثین نے اسے کتاب اللہ کے بعد سب سے صحیح ترین کتاب قرار دیا ہے۔

★ علامہ نووی فرماتے ہیں کہ "علمائے اسلام اس بات پر متفق ہیں کہ صحیح بخاری صحت اور دیگر فوائد کے لحاظ سے صحیح مسلم پر فوقیت رکھتی ہے"
(مقدمہ شرح صحیح مسلم صفحہ ۱۱)

★ حافظ ابن کثیر لکھتے ہیں کہ "بخاری کا صحیح مسلم یا کوئی اور کتاب مقابلہ نہیں کر سکتی"
(البدایہ والنہایہ ج ۱۱ صفحہ ۲۸)

★ امام دارقطنی کا قول ہے کہ "لولا البخاری لما جاء مسلم" یعنی اگر صحیح بخاری نہ ہوتی تو مسلم کا وجود ہی نہ ہوتا۔ (مقدمہ فتح الملہم شرح صحیح مسلم)

★ شاہ ولی اللہ صاحب نے "اتحاف النبیہ" میں کتب حدیث کے چار طبقات بیان کیے ہیں۔ اور شاہ عبدالعزیز نے "عجالہ نافعہ" میں شاہ صاحب کا یہ قول نقل کیا ہے کہ "باید دانست کہ کتب حدیث باعتبار صحت و شہرت و قبول بر چند طبقہ می شوند" (عجالہ نافعہ صفحہ ۲)

یعنی جاننا چاہیے کہ کتب حدیث صحت و شہرت اور قبولیت کے اعتبار سے کئی طبقوں پر مشتمل ہیں۔

ان چار طبقات میں سے طبقہ اولیٰ میں شاہ صاحب نے ۳ کتابوں کا ذکر کیا ہے۔ جن میں سے ایک صحیح بخاری ہے۔ اس کے علاوہ موطا امام مالک اور صحیح مسلم کے نام درج فرمائے ہیں۔ ان تینوں کتابوں میں باہمی تعلق یہ ہے کہ کہ موطا امام مالک صحیحین کے مأخذ اور اصل کی حیثیت رکھتی ہے۔ اور صحیحین کے بارہ میں جمہور کا یہ عقیدہ ہے کہ یہ تمام کتب حدیث میں سب سے زیادہ صحیح ہیں۔ لیکن قرآن پاک کی مانند محفوظ نہیں ہیں۔ ان کو صحیح باعتبار اغلبیت کہا جاتا ہے۔

چنانچہ شاہ ولی اللہ صاحب "حجۃ اللہ البالغہ" میں تحریر فرماتے ہیں۔

"صحیحین کی شان یہ ہے کہ تمام محدثین کا اتفاق ہے کہ ان میں جو حدیثیں مرفوع متصل ہیں وہ سب یقیناً صحیح ہیں اور یہ دونوں کتابیں اپنے اپنے مضمون تک متواتر ہیں"۔

۔ شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی فرماتے ہیں کہ

"بخاری و مسلم اور موطا کی احادیث صحت کے اعلیٰ مرتبہ پر ہیں اور موطا کی تو اکثر روایات مرفوعہ بخاری میں موجود ہیں"۔
(عجالہ نافعہ صفحہ ۶)

۔ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعودؑ نے امتِ مسلمہ کے لیے مسلّمہ مقبولہ کتب کا ذکر کرتے ہوئے صحیح بخاری کا یہ مقام بیان فرمایا ہے کہ قرآن پاک کے بعد ہماری مسلّمہ کتابوں میں سے اوّل درجہ پر صحیح بخاری ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں

"ہماری کتب مسلمہ مقبولہ جن پر ہم عقیدہ رکھتے ہیں اور جن کو ہم معتبر سمجھتے ہیں۔ بہ تفصیل ذیل ہیں۔
اول قرآن شریف ..... دوم، دوسری کتابیں جو ہماری مسلّمہ کتابیں ہیں ان میں سے اوّل درجہ پر صحیح بخاری ہے اور اس کا وہ تمام احادیث ہمارے نزدیک حجت ہیں۔ جو قرآن شریف سے مخالف نہیں۔ اور ان میں سے دوسری کتاب صحیح مسلم ہے اور اس کو ہم اسی شرط سے مانتے ہیں کہ قرآن اور صحیح بخاری سے مخالف نہ ہو۔ اور تیسرے درجہ پر صحیح ترمذی، ابن ماجہ، موطا نسائی، ابن داؤد، دارقطنی کتب حدیث ہیں۔ جن کی حدیثوں کو ہم اسی شرط سے مانتے ہیں کہ قرآن اور صحیحین سے مخالف نہ ہو۔ یہ کتابیں ہمارے دین کی کتابیں ہیں۔ اور یہ شرائط ہیں جن کی رُو سے ہمارا عمل ہے"۔
(روحانی خزائن جلد ۱۰ صفحہ ۸۶ تا ۸۷)

حضرت امام بخاری کا بیان اپنی صحیح کے ضمن میں

امام موصوف اپنی شہرۂ آفاق کتاب کے بارہ میں فرماتے ہیں کہ:۔

"ما أدخلتُ فی کتابی الجامع الّا ما صحّ وترکتُ من الصحاح لحال الطوال"
(تاریخ بغداد جلد ۲ صفحہ ۹، شروط الائمۃ الخمسہ صفحہ ۵)

یعنی۔ میں نے اس میں صحیح احادیث کے سوا کچھ درج نہیں کیا۔ اور اختصار کے خیال سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بہت سی صحیح احادیث کو چھوڑ بھی دیا ہے۔ اور صحیح بخاری کے مقدمہ میں امام صاحب کا یہ قول بھی درج ہے کہ

"صنفت کتاب الصحیح لست عشر سنة اخرجته من ستة مایة الف حدیث وجعلته حجة بینی وبین الله"

یعنی۔ میں نے الجامع الصحیح کو ۱۶ سال میں تالیف کیا اور اس کی تخریج ۶ لاکھ منتخب احادیث میں سے کی ہے۔ اور اسے اپنے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان حجت ٹھہرایا ہے۔

تالیفِ خادم، آقا کی نظر میں

امام المحدثین کی۔ الجامع الصحیح پر ہر دور اور ہر زمانہ میں عالمِ اسلام کی اکثریت نے اعتماد کیا ہے۔ یہاں تک کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو ایک مسلمان بزرگ کے خواب میں تشریف لاکر اسے "ہماری کتاب" کے لقب سے نوازا۔ بزرگانِ دین کی بہت ساری خوابوں میں حضور صلی اللہ علیہ نے اسے اپنی طرف منسوب فرمایا ہے جن کے مطالعہ سے صحیح بخاری کا مرتبہ اور فضیلت اظہر من الشمس ہو جاتی ہے۔ ان میں سے ایک خواب یہاں درج کی جاتی ہے۔

ابو زید محمد بن مروزی (جو کہ امام کے معاصرین میں سے ہیں اور بلند پایہ محدث و فقیہ ہیں) بیان کرتے ہیں کہ:۔

"(وہ) مکہ معظمہ میں مقام ابراہیم اور حجر اسود کے درمیان سوئے ہوئے تھے تو یہ خواب دیکھا کہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ اے ابو زید! کتاب شافعی کا درس کب تک دو گے۔ ہماری کتاب کا درس کیوں نہیں دیتے؟ محمد بن احمد نے سراسیمہ ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ (صلے اللہ علیہ وسلم)! میری جان آپ پر قربان ہو۔ آپ کی کتاب کون سی ہے۔ فرمایا جامع محمد بن اسماعیل"

(مقدمہ فتح الباری ص۵ و بستان المحدثین اردو ص۱۸۲)

حکم و عدل کی نگاہ میں بخاری کا مقام

اس الفِ آخر کے زمانہ میں بہتوں کو روحانی بیماریوں سے شفا دینے والے طبیب خدا کی طرف سے امور متنازعہ میں حکم و عدل، آیت کریمہ "وَآخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ" کے مصداق اور حدیث شریف "لَوْ كَانَ الْإِيمَانُ مُعَلَّقًا بِالثُّرَيَّا لَنَالَهُ رَجُلٌ مِنْ هَؤُلَاءِ" کے بموجب مبعوث ہو کر دنیا کو ایمان کی نعمت سے سرفراز فرمانے والے سرتاپا مبارک وجود نے بھی صحیح بخاری کو اپنی قبولیت کی سند سے نوازا ہے جو کہ اس کی فضیلت پر دال ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں۔

(۱) "وَ انتم تعلمون أن صحیح الامام البخاری اصح الکتب بعد کتاب الله الفرقان"

(روحانی خزائن جلد ۱۱ ص۱۳۷)

یعنی۔ تم جانتے ہی ہو کہ امام بخاری کی صحیح بخاری کتاب اللہ کے بعد سب کتب میں سے صحیح ترین کتاب ہے۔

۲۔ آپؑ فرماتے ہیں:۔

"اگر ایک ایسی حدیث ہو جو قرآن اور سنت کے نقیض ہو اور نیز ایسی حدیث کی نقیض ہو جو قرآن کے مطابق ہے یا مثلاً ایک ایسی حدیث ہو جو صحیح بخاری کے مخالف ہو تو وہ حدیث قبول کے لائق نہیں ہوگی۔ کیونکہ اس کے قبول کرنے سے قرآن کو، اور ان تمام احادیث کو جو قرآن کے موافق ہیں رد کرنا پڑتا ہے۔"

(روحانی خزائن جلد ۱۹۔ ص۶۲)

۳۔ اسی طرح آپؑ فرماتے ہیں۔

"جو حدیث امام بخاری کی شرط کے مخالف ہو وہ قبول کے لائق نہیں"

(روحانی خزائن جلد ۱۷ ص۱۲)

۴۔ کشتی نوح میں حضرت اقدسؑ تحریر فرماتے ہیں:۔

"مسلمانوں کے لئے صحیح بخاری نہایت متبرک اور مفید کتاب ہے یہ وہی کتاب ہے جس میں صاف طور پر لکھا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام وفات پا گئے۔"

(روحانی خزائن جلد ۱۹ ص۶۵)

۵۔ پھر آریہ دھرم میں صحیح بخاری کی فضیلت پر یوں روشنی ڈالی فرماتے ہیں:۔

"قرآن شریف کے بعد بالاستقلال وثوق کے لائق ہماری دو ہی کتابیں ہیں۔ ایک بخاری اور ایک مسلم۔"

(روحانی خزائن جلد ۱۰ ص۶۰)

مندرجہ بالا تحریرات سے صحیح بخاری کی فضیلت اور اس کا رتبہ واضح ہو جاتا ہے۔ اور امرِ واقعہ یہ ہے کہ خدا کے مامور سے بڑھ کر کس کی بات سچی ہوگی؟ لہٰذا آپ کا قولِ فیصل صحیح بخاری کو ایک نہایت ممتاز اور اعلیٰ و ارفع مقام پر سرفراز فرماتا ہے۔ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ

اکابر محدثین کی آراء دربارہ صحیح بخاری

صحیح بخاری کا مرتبہ صحاح ستہ کی کتب میں سرفہرست شمار ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ اس کے بارہ میں

"اصح الکتب بعد کتاب الله الباری الجامع الصحیح البخاری" کا مقولہ زبان زد عام ہو چکا ہے۔

امام بخاریؒ جب صحیح بخاری کو مکمل کر چکے تو آپ نے اسے اپنے ہم عصر محدثین بلکہ اساتذہ علی بن المدینیؒ احمد بن حنبلؒ اور یحییٰ بن معینؒ کے سامنے پیش کیا۔ ان سب بزرگوں نے اس کتاب کی تعریف کی اور اس کے صحیح ہونے پر گواہی دی۔" (جزء رفع الیدین ص۵ مطبوعہ لاہور)

۔• حاکم ابو احمد اور حافظ ابو الحسن دارقطنی اور امام نووی کہتے ہیں کہ

"لولا البخاری لما راح مسلم ولا جاء"

(مقدمہ فتح الباری ص۴۹۱)

یعنی۔ اگر امام محمد بن اسماعیل بخاریؒ نہ ہوتے تو امام مسلم کے لئے کوئی راہ نہ تھی۔

۔• علامہ ابن کثیر تحریر فرماتے ہیں کہ:۔

"بخاری کی قرأت سے تشنگی دور ہوتی ہے اور اس کی قبولیت اور صحت پر اہل اسلام کا اتفاق ہے۔"

(فتح المبدی بشرح مختصر الزبیدی للعلامۃ عبد اللہ الشرقاوی ص۶)

۔• حافظ ابن الصلاح بخاری اور مسلم کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

"کتاب اللہ کے بعد ان دونوں کتابوں کا درجہ ہے۔ ثُمَّ إِنَّ كِتَابَ البخاری اصح الکتابین صحیحا واکثرها فوائد

۔یعنی پھر صحیح بخاری کا مرتبہ صحت اور کثرت فوائد کے لحاظ سے ممتاز ہے۔ (مقدمہ ابن الصلاح)

۔• امام نسائی فرماتے ہیں:۔

"اجود هذه الکتب کتاب البخاری"

یعنی۔ ان کتب میں سے سب سے عمدہ، بہترین اور افضل امام بخاری کی کتاب ہے۔ (تہذیب الاسماء والصفات جلد ۱ ص۱۰)

۔• امام نوویؒ اپنی کتاب "شرح صحیح مسلم" میں فرماتے ہیں:۔

"علماء کا اتفاق ہے کہ قرآن کے بعد صحیح ترین کتابیں صحیحین ہیں جو کہ فوائد کے لحاظ سے کثیر تر اور ظاہری و باطنی معارف کے لحاظ سے بزرگ تر ہیں اور حق بات تو یہ ہے کہ مسلم نے بخاری کی خوشہ چینی کی ہے اور اعتراف کیا ہے کہ علمِ حدیث میں اس کا کوئی ثانی نہیں ہے۔ بخاری کو مسلم پر ترجیح حاصل ہے۔ چنانچہ جمہور علمائے حدیث کا اسی پر اتفاق ہے۔"

(مقدمہ شرح صحیح مسلم للنووی ص۵)

۔• علامہ قسطلانی نے شرح بخاری میں لکھا ہے کہ:۔

"بخاری سورج کی طرح ضیاء بار ہے اور اس کی فضیلت کا منکر تو وہی ہو سکتا ہے جس پر شیطان (یعنی مرض جنون) کا سخت حملہ ہو اور یہ بہت ہی عظیم الشان اور بے مثال کتاب ہے۔" (ارشاد الساری شرح بخاری جلد ۱ ص۳۰)

۔• شیخ الاسلام حافظ ذہبی تاریخ اسلام میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"علماء تو ایک زمانہ سے اس کی سماعت کو ایک سعادت سمجھتے ہیں اور خوش ہوتے ہیں فکیف الیوم؟ پس اگر کوئی شخص اس کے سننے کے لئے ۷ ہزار میل کا سفر بھی کرے تو اس کا سفر ہرگز ضائع نہیں ہوگا۔"

۔• علامہ ابن خلدون المغربی جو کہ آٹھویں صدی ہجری کے مشہور مؤرخ ہیں۔ اپنی مشہور کتاب "تاریخ ابن خلدون" کے مقدمہ میں صحیح بخاری کے بارہ میں ان خیالات کا اظہار فرماتے ہیں:۔

"کتب حدیث میں صحیح بخاری کا درجہ و مرتبہ بہت بلند ہے اور اسی لئے اس کی شرح کما حقہٗ نہیں ہو سکی..... ابن البطال، ابن المہلب، ابن التین نے گو شرحیں لکھیں مگر درحقیقت شرح کا حق ادا نہ کر سکے۔ چنانچہ ہم نے اپنے شیوخ سے بارہا سنا ہے کہ۔ شرح کتاب البخاری دین علی الامۃ۔ صحیح بخاری کی شرح کا بوجھ اب تک امت کے کندھوں پر ہے اور ایک واجب الادا قرض ہے۔" (مقدمہ ابن خلدون (اردو) ص۱۶۵)

۔• طاش کبریٰ زادہ رقمطراز ہیں:۔

"یہ کتاب قرآن پاک بعد صحیح ترین کتاب ہے اور یہ اس کی ایک عظیم الشان خوبی اور وجہ فضیلت ہے۔ اگر کوئی شخص اسے کسی بھی نیت سے پڑھے تو اس کے ختم کر لینے پر وہ نیت بدرجہ اتم پوری ہو جاتی ہے۔ اور اگر اسے کسی گھر ایام طاعون میں پڑھا جائے تو خدا تعالیٰ اس گھر کو طاعون سے محفوظ کر دیتا ہے۔" (مفتاح السعادۃ ج ۲ ص۱۳۴)

۔• حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ "حجۃ اللہ البالغہ" میں فرماتے ہیں کہ:۔

"جو شخص اس کتاب کی عظمت کا قائل نہ ہو وہ مبتدع ہے اور

(باقی ص۷ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ذکرِ خیر حضرت مولانا عبدالمالک خانصاحب مرحوم

مکرم عبدالماجد صاحب - سانگھڑ - (سندھ)

قسط نمبر ۲

دوسرے روز پھر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ سانگھڑ جماعت کے حالات دریافت کرتے رہے پھر فرمایا کہ ایک درخواست آئی ہے جو آپ کے متعلق ہے آپ مجھے اس کا تحریری جواب دیں۔

کارکن سے فرمایا ان کو کاغذ دیں خاکسار نے عرض کی کہ میرے پاس قلم بھی نہیں ہے۔ فرمایا میرا قلم لے لو جواب ابھی میرے سامنے تحریر کر کے دو خاکسار نے جواب تحریر کیا پڑھ کے فرمایا ایک بات کی تو تردید ہو گئی پھر کارکن کو بلا کر چٹھی لکھوائی پھر مجھے فرمایا کہ اور بھی اگر کچھ ہو تو مجھے تحریر کریں پھر مجھے کافی دیر تک نصیحت فرماتے رہے باتوں باتوں میں دو بجے فرمایا وقت کا پتہ ہی نہ چلا خاکسار نے عرض کی میں جس کام کے لیے حاضر ہوا تھا میرے لیے کیا ہدایات ہیں فرمایا کہ میں کل حضور سے مشورہ کر کے آپ کو جواب دونگا اور اگر حضور نے اجازت مرحمت فرمائی تو میں خود سانگھڑ کا پروگرام بنا رہا ہوں جمعہ کے روز میں قصور جا رہا ہوں واپسی پر سانگھڑ کے لیے سیٹ بک کراؤں گا اسی روز ایک کارکن سے فرمایا کہ دفتر مجلس کا پرواز جاؤ اور میری وصیت کا حساب لے کر آؤ وصیت کا حساب آیا تو فرمایا یہ حساب تو نئے قاعدے کے مطابق ہے میری وصیت تو پرانی ہے۔ پرانے قاعدے کے مطابق تو ابھی وقت ہے پھر خود ہی حساب بناتے رہے۔ جب تیسرے روز بروز بدھ آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو کچھ لوگ اور ایک خاتون بیٹھی ہوئی تھیں خاکسار باہر انتظار کرتا رہا وہ لوگ گئے تو ایک غیر از جماعت وکیل اور کچھ احمدی دوست بیٹھے ہوئے تھے۔

خاکسار کچھ حالات تحریر کر کے لایا تھا۔ وہ متعلقہ کارکن کو دے دیئے۔ خاکسار نے ایک چٹ بھیجی فوراً بلا لیا بڑی بشاشت سے فرمایا۔ کہ حضور نے سانگھڑ جانے کی اجازت دے دی ہے۔ مگر حضور فرما رہے تھے کہ مولوی صاحب آپ بیمار ہیں۔ اتنے بڑے سفر کو کیسے کریں گے فرمانے لگے حضور کو اپنے خدام کا کتنا خیال ہے۔ میں تو واقفِ زندگی ہوں اس سے بھی بڑا سفر ہو تو میرے لیے کوئی مشکل بات نہیں ہے۔ مگر حضور کو میرا کتنا خیال ہے پھر کارکن کو بلا کر فرمایا صدر جماعت سانگھڑ کے نام چٹھی لکھو پھر خود اس چٹھی پر چند باتیں اپنے قلم سے تحریر فرمائیں مجھے ارشاد فرمایا کہ یہ چٹھی جا کر صدر کو دے دیں خاکسار نے عرض کیا کہ آپ اس چٹھی کو بند کر کے اپنی مہر لگا دیں ہنس کر فرمایا کہ اچھا پھر میں یہ چٹھی آپ کو نہیں دیتا ہوں ڈاک سے بھیجتا ہوں ان تین دنوں میں بہت سی باتیں خاکسار سے ہوئیں۔ ایک لڑکا نوعمر علوی خاندان سے تھا اس روز حضور کی ہدایت پر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا وہ نو مبائع تھا اور احمدی ہونے پر اس کے والدین نے قطع تعلق کر لیا تھا آپ نے بڑے پیار اور محبت سے بٹھایا اس کی روئیداد سنی اس سے فرمایا کہ ٹھیک ہے آپ فکر نہ کریں۔ آپ کے والدین خواہ کچھ بھی سلوک آپ سے کریں مگر آپ نے ان کو تبلیغ کرنا ہے۔ آپ پابندی سے اپنے والدین کو تبلیغ کے خط ارسال کرتے رہیں گے انشاء اللہ آپ دیکھیں گے حق غالب آ کر رہے گا۔ پھر آپ نے دلی دعاؤں سے اسے رخصت کیا۔ میں نے محسوس کیا کہ جب وہ لڑکا آیا تھا تو اس کے چہرے سے پریشانی کے آثار نمایاں تھے جب وہ رخصت ہوا تو چہرے سے بشاشت عیاں تھی۔

تین دن اس عاجز نے آپ کی صحبت میں گزارے میں حیران ہوتا تھا کہ فائلوں کے انبار آپ کے پاس ہیں۔ ہر فائل کا مطالعہ کر رہے ہیں جواب تحریر فرما رہے ہیں۔ آنے جانے والے دوستوں کو مشورے دے رہے ہیں ان کی باتیں سن رہے ہیں ڈاک لکھائی جا رہی ہے۔ بیک وقت تین چار کام کر رہے ہیں پھر چہرے پر کوئی تھکن کے آثار نہیں ہیں ایک موقعہ پر آپ ضروری چٹھیاں تحریر فرما رہے تھے مجھے فرمانے لگے کہ فلاں بات جو تھی اسے وضاحت سے بیان کریں میں چٹھیاں تحریر کرا رہا ہوں مگر آپ بولتے جائیں بالکل نہ رکیں میں آپ کی طرف ہمہ تن گوش ہوں میرے دل میں خیال گزرا کہ مولوی صاحب تو اہم چٹھیاں تحریر فرما رہے ہیں میری طرف شاید توجہ نہ ہو مگر جب میں نے بات ختم کی تو آپ نے کئی باتوں کی وضاحت دوبارہ کرنے کو کہا فرمانے لگے کہ آپ نے تو تحریر لکھ کر دی ہے اور میں نے آپ کی تحریر مطالعہ کی ہے مگر جو باتیں آپ نے تحریر کی ہیں مجھے وہ زبانی یاد ہیں پھر آپ نے فرمایا کہ آپ نے فلاں فلاں باتیں تحریر فرمائیں۔

ایک موقعہ پر آپ نے فرمایا کہ عہدیداران اور مربیانِ سلسلہ کو بڑا حوصلہ رکھنا چاہیئے ان میں برداشت کا جذبہ ہونا چاہیئے کیونکہ ہر قسم کے دوستوں سے واسطہ پڑتا ہے۔ ان کی تربیت کرنا عہدیداران اور مربیان کا فرض ہے اور یہ فرض جب ہی احسن طریق سے ادا ہو سکتا ہے کہ اپنے نفس پر مکمل کنٹرول ہو۔

کراچی جماعت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا، بڑی جماعت ہے کئی لوگ میرے خلاف حضرت مصلح موعود کی خدمت میں درخواستیں ارسال کرتے تھے۔ جن دوستوں کی درخواستیں خاکسار کے خلاف ہوتی تھیں حضرت مصلح موعود انہیں پر نوٹ لگا کر خاکسار کو بھیج دیتے تھے مگر میں نے کبھی کسی درخواست دہندہ کے خلاف اپنے ذہن میں بات نہ رکھی بلکہ اپنے نفس کی اصلاح کی اپنی خامیوں کو تلاش کیا اور اپنے رویئے سے کسی دوست پر یہ نہیں ثابت ہونے دیا کہ اس نے میرے خلاف درخواست دی ہے آپ کی یہ باتیں سن کر میں بھی بہت شرمندہ ہوا اور میں نے عرض کی مولوی صاحب کچھ عرصہ میرے دل میں بھی آپ کے خلاف بدظنی رہی ہے اس لیے آپ مجھے معاف فرمائیں مسکرا کر فرمایا مگر میرے دل میں ایسی کوئی بات آپ کے بارے میں نہیں ہے ہاں میں یہ نصیحت آپ کو کرتا ہوں کہ آپ تقویٰ اختیار کریں کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے کلام میں فرمایا ہے کہ

"ہر اک نیکی کی جڑ یہ اتقا ہے
اگر یہ جڑ رہی سب کچھ رہا ہے"

اور پھر فرمایا بدظنی دیمک کی طرح انسان کے نیک اعمال کو کھا جاتی ہے۔ ایک دوست سے گفتگو کرتے ہوئے فرمایا کہ انسان کو کسی دوسرے انسان سے نہیں مانگنا چاہیے بلکہ اپنے خدا سے اپنی ہر حاجت کے لیے رجوع کرنا چاہیئے آپ نے فرمایا میں نے ۱۲ سال کی عمر میں اپنے خدا سے دعا مانگی کہ اے مولیٰ مجھے کسی انسان کا محتاج نہ کرنا اس بزرگ و برتر خدا نے میری اس دعا کو شرفِ قبولیت عطا فرمایا۔ اور مجھے کبھی اس غفور الرحیم خدا نے بے یار و مددگار نہیں چھوڑا۔ میری تمام ضروریات خدا نے پوری کیں آج بھی میں کسی کا مقروض نہیں ہوں ہر طرف سکون ہی سکون ہے۔

پھر فرمایا کہ میری شادی میں میرے والدین کا ایک آنہ بھی خرچ نہیں ہوا۔ میرے خسر نے مجھے پسند کیا اور مجھے کہا کہ میں تمہیں اپنا داماد بنانا چاہتا ہوں۔ میں ان کے سامنے کھڑا تھا میں نے کہا کہ جس طرح میں آپ کے سامنے کھڑا ہوں کیا اسی طرح آپ مجھے قبول کر لیں گے۔ انہوں نے کہا کہ ہاں میں اسی طرح تمہیں قبول کر لوں گا۔ میں نے ان سے عرض کی کہ پھر میں بھی آپ کی لڑکی کو اسی طرح قبول کر لوں گا اور اسی طرح میری شادی ہو گئی نہ میرے دل میں جہیز وغیرہ کی خواہش ہوئی نہ میرے خسر کے دل میں اپنی لڑکی کے لیے زیورات اور دیگر لوازمات کی خواہش ہوئی مگر میری بیوی کو اللہ تعالیٰ نے اتنا صبر اور حوصلہ دیا کہ اس نے کبھی حرف شکایت اپنی زبان پر نہیں لائی بلکہ ہمیشہ میرے خاندان میں کہا کرتی ہیں کہ میرے شوہر جیسا کسی کا ہو تو دکھاؤ۔

۳/۸/۸۳ بروز بدھ ۲½ بجے تک میں دفتر میں آپ کے پاس بیٹھا رہا باتیں ہوتی رہیں۔ کچھ باتیں وہ بھی ہیں جو نہایت سبق آموز ہیں مگر بعض مجبوریوں کی وجہ سے تحریر میں لانے سے قاصر ہوں۔ میں نے اجازت لینا چاہی تو فرمانے لگے ماجد آپ سے میری باتیں ابھی ختم نہیں ہوئیں ابھی بہت سی باتیں آپ سے کرنی ہیں آپ وعدہ کریں کہ وہاں سے مجھے خط لکھیں گے واپس جا کر اور بھی جو کچھ آپ کے ذہن میں ہو مجھے تحریر کریں۔ میں انشاء اللہ جلد ہی سانگھڑ آ رہا ہوں۔ مگر اللہ تعالیٰ کو آپ کا سانگھڑ آنا منظور نہ تھا۔

آپ کو خاکسار نے تحریر لکھ کر دی کارکن سے فرمایا نمبر لگا کر یہ تحریر گھر جاتے وقت مجھے دے دینا تنہائی میں گھر جا کر مطالعہ کروں گا پھر فرمانے لگے۔ آپ کے بڑے لڑکے کی کتنی عمر ہے کیا نام ہے میں نے عرض کی کہ ۴ سال عمر ہے نام خالد محمود خان ہے فرمایا نظم اچھی پڑھتا ہے۔ میں نے عرض کی سانگھڑ ضلع کے مقامی اجتماع میں گزشتہ سال سے نظم اور تقریر میں اوّل انعام لے رہا ہے۔ بہت خوش ہوئے کارکن سے فرمایا ان کے لڑکے کا نام بھی نظم کے لیے لکھ لیں پھر خاکسار سے فرمایا ماجد آپ انسانوں سے دوستی پر تکیہ نہ کریں خدا تعالیٰ سے دوستی کریں کیونکہ انسان بے وفائی کر جاتا ہے۔ مگر خدا بندے سے کبھی بے وفائی نہیں کرتا۔

آپ نے اپنے دورہ سانگھڑ کے بارے میں فرمایا کہ میں کہاں قیام کروں خاکسار نے عرض کی کہ آپ میرے غریب خانے کو رونق بخشیں۔ فرمایا نہیں میں نے عرض کی مولوی صاحب میرا آپ پر زیادہ حق ہے فرمایا کیسے؟ عرض کی آپ ناظر اور عالم سلسلہ ہونے کے تو سب احمدیوں کے لیے یکساں ہیں مگر میرا آپ سے ایک قریبی تعلق اور بھی ہے فرمایا وہ کیا عرض کی رام پور اور شاہجہان پور کے درمیان صرف ایک اسٹیشن بریلی حائل ہے مسکرا کر فرمایا احمدیت نے تمام دوریاں ختم کر دی ہیں ہم سب ایک ہی خاندان کے فرد ہیں ذاتیں اور خاندانی روایتیں تو احمدیت نے ختم کر دی ہیں پھر فرمایا میں آپ کو اطلاع کر دوں گا۔ مگر قیام کا فیصلہ

(باقی صفحہ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضروری اطلاع

حسب ذیل احباب کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ۱۹۴۸-۴۹ء میں بطور عطیہ دس دس مرلہ زمین دی جانی منظور فرمائی تھی۔ لیکن ۱۹۷۷ء تک انہوں نے کسی جگہ کوئی قطعہ پسند کر کے اپنے نام الاٹ نہ کروایا۔ لہٰذا اتنا لمبا عرصہ گذر جانے کی وجہ سے معاملہ زیر غور آنے پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے ان عطیہ جات کی ریزرویشن منسوخ کرنے کا فیصلہ فرمایا۔

لہٰذا اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر یہ دوست خود پڑھیں یا ان کے ورثاء میں سے کوئی پڑھے تو وہ اپنے مکمل ایڈریس وغیرہ سے مطلع فرما دیں یا اگر کسی دوست کو ان کے بارہ میں علم ہو تو دفتر ہذا کو مطلع فرما دیں۔

نمبر شمار	نام مع ایڈریس	کیفیت
۱۔	زینب بی بی صاحبہ شکار پوری نزد احمدیہ بلڈنگ لاہور۔	
۲۔	دولت بی بی صاحبہ زوجہ محمد ابراہیم صاحب "	
۳۔	احمد خان صاحب خادم لاہور۔	
۴۔	نعمت اللہ خاں صاحب۔	فوت شدہ
۵۔	لطیف النساء زوجہ سید علی احمد صاحب انبالوی حافظ آباد۔	" "
۶۔	سید صادق علی صاحب نیشنز مہمان خانہ ربوہ۔	" "
۷۔	چوہدری امام الدین صاحب بھیروی محکمہ زراعتی کالج ورکشاپ فیصل آباد۔	
۸۔	صادقہ خاتون صاحبہ بیوہ قاضی عبدالرزاق صاحب لس بیلہ۔	
۹۔	ربیعہ خانم صاحبہ زوجہ ہدایت اللہ صاحب چنیوٹ	
۱۰۔	روشن بی بی صاحبہ بیوہ ولی محمد صاحب ہرنام سٹریٹ لاہور۔	
۱۱۔	ڈاکٹر عطاء الدین صاحب آف بمبئی	فوت شدہ
۱۲۔	عبداللہ افغان صاحب	
۱۳۔	فتح محمد صاحب نومسلم دیہاتی مبلغ	فوت شدہ
۱۴۔	بیوہ ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب چک ۱۱۰-۶ ضلع ساہیوال	
۱۵۔	سکینۃ النساء صاحبہ بیوہ حبیب اللہ صاحب محلہ عیدگاہ ساہیوال	
۱۶۔	عبدالرحمٰن صاحب آف ننگل۔	
۱۷۔	حسن رہتاسی صاحب	فوت شدہ
۱۸۔	محمد صدیق صاحب کاتب الفضل لاہور۔	
۱۹۔	چوہدری مبارک علی صاحب ٹھٹھہ ضلع ساہیوال	فوت شدہ
۲۰۔	حکیم عبدالرحیم صاحب مہاجر۔ کوٹاٹ	فوت شدہ
۲۱۔	حکیم عبدالرحیم صاحب	" "
۲۲۔	مائی راجو بیوہ محبوب الٰہی صاحب رتن باغ لاہور	" "
۲۳۔	رشیدہ بیگم صاحبہ زوجہ محمد عبداللہ صاحب لاہور	
۲۴۔	فخر النساء ہمشیرہ خواجہ محمد اسماعیل صاحب معرفت پیر منظور محمد صاحب	
۲۵۔	مائی رحیم بی بی صاحبہ	فوت شدہ
۲۶۔	مائی سعیدہ بی بی صاحبہ	" "
۲۷۔	حمیدہ بیگم صاحبہ زوجہ ڈاکٹر محبوب الرحمٰن صاحب بنگالی۔	
۲۸۔	احمد بی بی صاحبہ ملازمہ میر محمد اسماعیل صاحب مرحوم	
۲۹۔	سائرہ صاحبہ زوجہ محمد خاں صاحب محلہ ناصر آباد	
۳۰۔	محمد الدین صاحب ولد غلام نبی صاحب	
۳۱۔	رحمت علی صاحب	
۳۲۔	امۃ الرشید بیگم صاحبہ والدہ بشارت احمد صاحب رام گڑھ لاہور	
۳۳۔	ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب اتالیق۔	
۳۴۔	خدا بخش صاحب منڈی مریدکے۔	
۳۵۔	فاطمہ بیگم صاحبہ زوجہ مولوی محمد حسین صاحب	
۳۶۔	عبدالمجید صاحب چنیوٹ۔	
۳۷۔	اللہ بخش صاحب	
۳۸۔	میاں امام الدین صاحب صحابی۔ پاکپتن	فوت شدہ
۳۹۔	اہلیہ صاحبہ حافظ غلام محمد صاحب سابق مبلغ ماریشس۔	

(دفتر کمیٹی آبادی - ربوہ)

پوربی رایا کی کاشت

تیل کی بڑھتی ہوئی ضروریات کے مدنظر اس بات کی بڑی ضرورت ہے کہ روغن دار اجناس کی بہتر کاشت کر کے ملکی پیداوار میں اضافہ کیا جائے۔ آج کل کاشت کا موسم شروع ہونے والا ہے۔ لہٰذا زمیندار اور کاشتکار احباب توجہ فرما دیں اور پوربی رایا کاشت کریں یہ تقریباً تین ماہ کی فصل ہے اس لئے اس کی برداشت کے بعد گندم کاشت کی جا سکتی ہے اور کاشتکار اچھا منافع حاصل کر سکتے ہیں۔ اس کی کاشت کے لئے چند مفید معلومات درج ہیں تاکہ بہتر پیداوار حاصل ہو سکے۔

زمین اور آب و ہوا: بھاری میرا زمین نہایت موزوں ہے۔ سیالکوٹ کے علاقہ میں بارانی بھی کاشت ہو سکتی ہے۔

زمین کی تیاری: دو تین ہل اور سہاگہ دیکر زمین کو نرم اور بھربھرا کیا جائے۔

کھاد: بوقت کاشت ایک بوری ڈی اے پی اور بعد ہل پھول آنے کے وقت نصف یا ایک بوری یوریا حسب ضرورت۔

وقت کاشت: آخر اگست تا وسط ستمبر۔

شرح بیج و طریق کاشت: دو کلو بیج فی ایکڑ دو تر زمین میں بذریعہ ڈرل ۱½ انچ کے فاصلہ پر قطاروں میں کاشت کرنا چاہیئے۔

آبپاشی: دو تین پانی کافی ہوتے ہیں۔ پہلا پانی کاشت سے دو ہفتہ بعد۔ دوسرا پانی پہلے سے ایک ماہ بعد اور تیسرا پانی پھلیاں مکمل ہونے پر۔

برداشت: فصل تقریباً پچانوے دن تک تیار ہو جاتی ہے۔ تجربات سے معلوم ہوا ہے کہ فصل کو جلد برداشت کرنا چاہیئے تاکہ پھلیاں پک کر گرنی نہ شروع ہو جائیں فصل کو کاٹ کر علیحدہ ڈھیریاں لگائیں تاکہ دھوپ سے خشک ہو جائے اور گہائی کے قابل ہو جائے۔ جلد کاٹنے سے تقریباً دس پندرہ فیصد پیداوار زیادہ ہوتی ہے۔

اس کا بیج محکمہ زراعت یا آئل سیڈ پالسٹ ایوب زرعی ریسرچ انسٹی ٹیوٹ فیصل آباد سے دستیاب ہو سکتا ہے۔

(مرسلہ: نظارت زراعت
صدر انجمن احمدیہ)

اعلانِ دار القضاء

مکرم شبیر احمد صاحب ولد چوہدری نصیر احمد مرحوم چک ۸۸ ج ب ضلع فیصل آباد نے درخواست دی ہے کہ قطعہ ۳/۴ دار الصدر غربی ربوہ والد مرحوم کے نام الاٹ ہے۔ ورثاء مندرجہ ذیل ہیں۔ صابر دلی بی بیوہ، امۃ النصیر، راشدہ نصیر۔ امۃ المتین۔ امۃ الجمیل دختران۔ تنویر احمد شبیر احمد۔ وحید احمد پسران پہلے تین ورثاء نے اپنے حصہ سے دستبرداری بحق شبیر احمد کر دی ہے لہٰذا بقیہ ورثاء کے نام بحصص شرعی پلاٹ منتقل کرنے کا فیصلہ صادر فرمایا جاوے اگر کسی وارث وغیرہ کو اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جائے۔

(ناظم دار القضاء)

مکرم عبداللطیف صاحب ولد محمد خان صاحب مرحوم چک سکندر ۳۰ تحصیل کھاریاں ضلع گجرات نے درخواست دی ہے کہ قطعہ ۱۷/۲ دار الیمن ربوہ والد مرحوم کے نام الاٹ ہے ورثاء میں سے والدہ آمنہ بی بی صاحبہ اور ہمشیرہ کنیز فاطمہ ہیں جن کو میرے نام قطعہ مذکورہ منتقل کرنے پر کوئی اعتراض نہیں۔ لہٰذا استدعا ہے کہ پلاٹ مذکورہ میرے نام منتقل کرنے کا فیصلہ صادر فرمائیں۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جائے۔

(ناظم دار القضاء ربوہ)

مجالسِ خدام یکم سے ۷ ستمبر تک ہفتۂ تجنید منانا نہ بھولیں: مہتمم تجنید

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ حدیث

مسلمانوں کے طریق کو چھوڑنے والا ہے۔" (حجۃ اللہ البالغۃ جلد ۱ صفحہ ۲۹۷)

اسی کتاب میں دوسری جگہ پر آپ قسم کھا کر فرماتے ہیں کہ:-

"صحیح بخاری کو جو شہرت و مقبولیت حاصل ہوئی ہے اس سے زیادہ کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔" (حجۃ اللہ البالغۃ جلد ۱ صفحہ ۳۵۵)

وَالْفَضْلُ مَا شَهِدَتْ بِهِ الْأَعْدَاءُ

صحیح بخاری کو عالم اسلام میں جو قبولیت حاصل ہوئی اس کا ذکر ہم نے بڑی تفصیل سے اوپر کیا ہے۔ غیر مسلم علماء نے صحیح بخاری کے بارہ میں جن خیالات کا اظہار کیا ہے۔ اس سے بھی صحیح بخاری کی فضیلت اور مقام و مرتبہ پر روشنی پڑتی ہے۔ چنانچہ ٹامس ولیم بیل، اورینٹیل بیوگریفیکل ڈکشنری مطبوعہ لندن ۱۸۹۴ء میں لکھتے ہیں:-

"امام بخاری مشہور مقنن گزرے ہیں مذہب اسلام کے متعلق ان کا مجموعہ احادیث جو صحیح بخاری کے لقب سے مشہور ہے۔ تمام احادیث میں سے سب سے بڑا سند سمجھا جاتا ہے۔"

(بحوالہ سیرت بخاری صفحہ ۷۵ منقول از Arabic Authors مطبوعہ لندن ۱۸۹۰ء صفحہ ۳۹)

- دوسرا حوالہ بھی انہی کا ہے۔ لکھتے ہیں:

"امام بخاری کی تصنیف صحیح بخاری کی سب سے زیادہ قدر کی جاتی ہے اور روحانی و دنیاوی معاملات غرض دونوں حیثیت سے قرآن کے بعد معتبر سمجھی جاتی ہے۔"

(بحوالہ سیرت بخاری صفحہ ۹۵ منقول از Arabic Authors مطبوعہ لندن ۱۸۹۰ء صفحہ ۱۸۱)

- انسائیکلوپیڈیا برٹینیکا میں لکھا ہے کہ:-

"HIS COMPILATION, ENTITILED KITAB AL-JAMI, AL-SAHIH - SECOND ONLY TO THE KORAN AS THE SOURCE OF MUSLIM DOCTRINE"

یعنی - ان (امام بخاری) کا مجموعہ بعنوان "کتاب الجامع الصحیح" اسلامی عقائد کے لئے قرآن پاک کے بعد دوسرا بڑا ذریعہ ہے۔

(انسائیکلوپیڈیا برٹینیکا جلد ۴ صفحہ ۳۸۲)

صحیح بخاری کے مرتبہ، اس کے فضائل اور رفعت شان کا کہاں تک ذکر کیا جائے

؎ ایں سعادت بزور بازو نیست
لیکن یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتا کہ شاید یہ مصرعہ اسی مبارک کتاب کے لئے موزوں کیا گیا ہے۔

؎ یزید کے وجہہ حسناء اذا ما زدتہ نظرا

صحیح بخاری اور اس کے ناقدین

رئیس المحدثین و سید الفقہاء حضرت امام بخاریؒ کی تالیف لطیف الجامع الصحیح کو علماء نے گو "اصح الکتب بعد کتاب اللہ" کا لقب دیا ہے اور کبار محدثین نے اس کی صحت پر شہادت دی ہے اس کے باوجود بعض علماء نے اس کی چند ایک احادیث پر تنقید بھی کی ہے۔ مثلاً امام موصوف نے کتاب کی تصنیف کے بعد جب اسے اپنے ہم عصر علماء علی بن المدینیؒ، احمد بن حنبلؒ اور یحییٰ بن معینؒ کی خدمت میں پیش کیا تو انہوں نے اس کی تعریف کی اس کے صحیح ہونے پر گواہی دی۔ تاہم اس کی چار احادیث پر جرح بھی کی۔ لیکن ابو جعفر عقیلی کہتے ہیں کہ

"ان چار احادیث میں بھی امام بخاری کی نظر ثاقب نے غلطی نہیں کھائی۔ بلکہ ان کے بارہ میں بھی امامؒ کا فیصلہ ہی درست ہے اور وہ چاروں بھی صحیح ہیں۔" (مقدمہ فتح الباری صفحہ ۴۹۱)

ان کے بعد اول نمبر پر تو امام دارقطنی صاحب السنن (۳۰۶ - ۳۸۱ھ) ہیں جنہوں نے الاستدراک والتتبع کے عنوان سے ایک رسالہ ترتیب دے کر اس میں صحیحین کی چند ایک روایات پر تنقید کی ہے علاوہ ازیں متاخرین نے صحیح بخاری کی ۱۱۰ روایات میں بعض پہلوؤں سے نقائص کا ذکر کیا ہے جن میں سے ۳۲ تو صحیح مسلم میں بھی موجود ہیں۔ باقی ۷۸ صرف بخاری میں ہیں۔ لیکن شارح بخاری امام ابن حجر عسقلانی نے فتح الباری کے مقدمہ کی ایک فصل میں ان تمام احادیث پر جرح کی ہے جن پر متاخرین نے اعتراض کئے تھے اور آخر کار ان سب احادیث میں امام بخاری کی روایت کو ہی صائب اور صحیح قرار دے کر ثابت کیا ہے کہ امام صاحب نے ان کی روایت میں کوئی غلطی نہیں کی آخر پر آپ فرماتے ہیں:-

"اگر کوئی مصنف میرے تحریر کردہ دلائل کو غور سے پڑھے تو اس کے دل میں بخاری کی قدر دوچند ہو جائے گی۔ اور صحیح بخاری کا مقام اس کی نگاہ میں بہت بلند ہو جائے گا اہل علم ائمہ اسلام نے ہر قدیم و جدید تصنیف کے مقابلہ میں بخاری کو ہی قبولیت و اولیت بخشی ہے۔"

(مقدمہ فتح الباری صفحہ ۴۸۰)

آپ مزید لکھتے ہیں کہ:-

"جن احادیث پر جرح کی گئی ہے۔ ان میں کوئی بھی تو ایسی علت نہیں پائی جاتی جس کی وجہ سے کسی حدیث کو مجروح قرار دیا جائے۔ ان میں سے اکثر احادیث پر کئے گئے اعتراضات کا جواب ممکن ہے اور کسی کا بھی جواب دینے کے لئے ذرہ بھر تکلف برتنے کی چنداں ضرورت نہیں ہے۔"

(مقدمہ فتح الباری صفحہ ۴۸۰)

ان کے علاوہ دوسرے شراح بخاری مثلاً علامہ عینی اور علامہ قسطلانی نے بھی اپنی اپنی شروح میں ان اعتراضات کی طرف خاص توجہ فرمائی ہے اور جب بھی کوئی ایسا مقام آتا ہے جس پر کسی معترض نے اعتراض کیا ہو تو یہ بزرگ اپنی شروح میں اسے بطور خاص حل فرماتے ہیں۔ اور ان کے مطالعہ سے روز روشن کی طرح یہ بات عیاں ہو جاتی ہے کہ صحیح بخاری ایک اسم بامسمّٰی کتاب ہے۔

شروح صحیح بخاری

الجامع الصحیح للبخاری کی اہمیت و عظمت کا اندازہ اس امر سے بخوبی لگایا جا سکتا ہے کہ اس کی بڑی بڑی ضخیم شرحیں علمائے قدیم و جدید نے لکھی ہیں اور جس قدر شروح اس کتاب کی لکھی گئی ہیں۔ حدیث کی کسی اور کتاب کی نہیں لکھی گئیں اور یوں اسے اس میدان میں بھی وہ مقام حاصل ہوا ہے جو کسی اور کتاب کے حصہ میں نہیں آیا۔

ان شارحین نے اپنی شروح میں عمدہ مباحث کے ذریعہ جہاں ناقدین بخاری کو گرد دکھائی ہے وہیں مفید مطلب بحثوں کے ذریعہ علم کے متلاشیوں پر احسان عظیم بھی کیا ہے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ ان کتب شروح کے مطالعہ سے پتہ چل جاتا ہے کہ واقعی صحیح بخاری ہر قسم کی تعریفوں سے بالا ہے۔ صلی اللہ درّ القائل۔

؎ عَلَا عَنِ الْمَدْحِ حَتّٰی مَا یُزَانُ بِہٖ
کَأَنَّمَا الْمَدْحُ مِنْ مِقْدَارِہٖ یَقْصُرُ

بقیہ عبدالمالک خان

وہاں آ کر کروں گا۔ رخصت کرتے وقت بڑی گرمجوشی سے مصافحہ کیا۔ خاکسار نے عرض کی کہ مولوی صاحب دعا کریں اللہ تعالیٰ خیریت سے گھر پہنچائے فرمایا آپ میرے لیے دعا کریں کیونکہ مسافر کی دعا اللہ تعالیٰ جلد ہی قبول کرتا ہے

آپ سے میری یہ ملاقات میری زندگی کا قیمتی سرمایہ ہے۔ آپ کی یادگار باتیں کبھی میرے دل سے محو نہیں ہو سکتیں دل آپ کی المناک وفات کو ماننے سے انکار کرتا رہا مگر جب الفضل نے تصدیق کر دی تو حقیقت سے انکار کیا بھی نہیں جا سکتا آج یہ سلسلہ کا فدائی وجود ہم میں نہیں ہے مگر آپ کی ۴۸ سالہ مجاہدانہ زندگی کے کارنامے ہمیشہ تاریخ احمدیت میں سنہری حروف میں لکھے جائیں گے آپ کے کارہائے نمایاں ہمیشہ آپ کی یاد دلاتے رہیں گے۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنے عظیم مجاہد بزرگ کے لیے دعائیں کریں کہ اے غفور الرحیم خدا تو ہمارے اس مجاہد کو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قرب میں جگہ عطا فرما۔ اور اس شیدائی اسلام، احمدیت، شمع خلافت کے پروانے کی اہلیہ محترمہ صاحبزادے اور صاحبزادیوں کو صبر جمیل عطا فرما۔ نیز آپ کی المناک وفات سے جو خلاء جماعت میں پیدا ہوا ہے اللہ پاک محض اپنے فضل سے سینکڑوں ہزاروں عبدالمالک پیدا فرمائے آمین ثم آمین۔

خاکسار پر حضرت مولوی صاحب کا سب سے بڑا احسان یہ ہے کہ میری مرحومہ بیوی نے غیر احمدی عزیزوں میں جو رشتہ کیا تھا آپکی بروقت تنبیہ نے مجھے بچا لیا اور احمدیت پر ثابت قدم رہنے کے لیے ایک نیا حوصلہ اور عزم دیا آج خدا تعالیٰ کے فضل اور خلیفہ وقت کی دعاؤں کے طفیل اپنی والدہ کی وجہ سے جو بچے احمدیت کے مخالف تھے وہ سب مخلص احمدی ہیں اور سب سے بڑا فضل یہ ہے کہ تینوں شادی شدہ بچیاں مرکز سلسلہ میں مقیم ہیں۔ میں اپنے مضمون کو اس شعر پر ختم کرتا ہوں۔

مقدور ہو تو خاک سے پوچھوں کہ اے لئیم
تو نے وہ گنج ہائے گراں مایہ کیا کئے

درخواست دعا

میرے سب سے چھوٹے چچا محمد اسلم صاحب ۴ اگست ۱۹۸۳ء کو بجلی کا کرنٹ لگنے سے شدید زخمی ہو گئے ہیں واپڈا ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ میرے دوسرے چچا ریاض احمد صاحب سیکرٹری مال حلقہ بھاٹی گیٹ بھی اسی روز موسلا دھار بارش کے دوران اپنے گھر کی چھت سے صحن میں گر پڑے جس کی وجہ سے دائیں بازو کی کہنی سے اوپر کی ہڈی ٹوٹ گئی۔ کمپاؤنڈ فریکچر ہوا ہے۔ احباب کرام کی خدمت میں ہر دو چچا صاحبان کی صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(امۃ الودود طاہرہ بنت محمد صدیق شاکر صدر حلقہ بھاٹی گیٹ لاہور)

ان دنوں خاکسار بعض پریشانیوں میں مبتلا ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ میری تمام پریشانیاں دور فرمائے اور اپنے فضلوں سے نوازے۔

(ماسٹر محمد رفیق مغل راولپنڈی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی جاری فرمودہ علمی تحریک

علمی تحقیق کیلئے خدمات پیش کرنیوالے احباب کی ۵ ویں قسط

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اسلامی تعلیمات پر مستشرقین کے اعتراضات کی نشاندہی اور ان کا مؤثر جواب تیار کرنے کی غرض سے (TRACKING AND MONITORING STATIONS) قائم کرنے کیلئے علمی تحریک کے ضمن میں فرمایا :-

" حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تنہا اپنی زندگی میں دیگر مذاہب پر جتنی تحقیق کی تھی جماعت اس پر جتنا اضافہ آج تک کر سکی ہے وہ آپکے سامنے ہے۔ بہت کم اضافہ ہوا ہے۔ اکثر و بیشتر ہم ان ہی باتوں سے استفادہ کر رہے ہیں جبکہ اعتراضات کی دنیا پھیل چکی ہے۔ اس لئے یہ سکیم جاری کی گئی تھی کہ اعتراضات کی پھیلتی ہوئی دنیا کے تقاضوں کو پورا کرنے کیلئے جماعت کے علمی دفاع کے دائرے بھی ساتھ ساتھ پھیلنے چاہئیں۔ اور جہاں بھی دشمن بڑھتا ہے ہمارا فرض ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بیان فرمودہ طریق کے مطابق آگے بڑھ کر اسکا مقابلہ کریں۔ اب ہمیں نئے اصول تو دریافت کرنے کی ضرورت نہیں ہے روحانی جنگ کی حکمت عملی بڑی واضح ہو چکی ہے اسلام کی ہر دفاعی جنگ پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام اصولی روشنی ڈال چکے ہیں اور عملاً کر کے بھی دکھا چکے ہیں۔ پس احمدی علماء کو اس میدان میں پوری طرح آگے بڑھنا چاہیئے۔ لیکن میں نے جائزہ لیا ہے کہ دشمن کا حملہ ہمارے دفاع سے آگے نکل چکا ہے حالانکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو راہ دکھائی تھی وہ ہمیں آگے بڑھانے کیلئے دکھائی تھی راہ کو بند نہیں کیا تھا۔ ان دو چیزوں میں بڑا فرق ہے۔" (الفضل ۱۵ فروری ۱۹۸۳ء)

بیرونی ممالک میں مشنری انچارج صاحبان اور اندرون ملک امراء جماعت کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ علمی تحقیق کیلئے خدمات پیش کرنیوالے احباب کے نام اور کوائف (ولدیت، عمر، تعلیم، پیشہ۔ کتنے گھنٹے روزانہ وقت دے سکتے ہیں) حضور ایدہ اللہ کی خدمت میں بھجوائیں۔ خدمات پیش کرنیوالے احباب اپنی ذاتی یا قریبی لائبریری سے اسلام پر مغربی مصنفین کی کتب کی فہرست وکالت تصنیف کو بھجوائیں تا مقامی طور پر کتب کی دستیابی کے پیش نظر ان کے مطالعہ کیلئے کتب کا انتخاب کرنے میں آسانی رہے۔

قبل ازیں دو صد اکاون (۲۵۱) خدمات پیش کرنیوالے احباب کی فہرست الفضل میں چھپ چکی ہے اب پانچویں قسط پیش کی جاتی ہے۔

پاکستان

۱۔ مکرم میاں عبدالرشید صاحب فاروقی — لاہور
۲۔ مکرم مولوی خان محمد صاحب — ڈیرہ غازی خان
۳۔ " محمد رفیق صاحب نعیم — "
۴۔ " عبدالماجد امجد صاحب — "
۵۔ " ملک نسیم احمد صاحب ایڈووکیٹ — "
۶۔ " محمد یٰسین صاحب — کراچی
۷۔ مکرمہ عابدہ بیگم صاحبہ زوجہ مکرم عبدالقادر داہری صاحب — نوابشاہ

کینیڈا

۸۔ مکرم محمد برکات جنجوعہ صاحب — مانٹریال
۹۔ " مبشر اے مرزا صاحب — "
۱۰۔ " سہیل سعید صاحب — "
۱۱۔ " اسامہ سعید — "
۱۲۔ " عزیز اللہ — "
۱۳۔ " سید داؤد انور — "
۱۴۔ " عبدالمنان قریشی — "
۱۵۔ " عبدالماجد قریشی — "
۱۶۔ " سید داؤد احمد — "
۱۷۔ " عبدالرؤف — "
۱۸۔ " محمود احمد چوہدری — "
۱۹۔ " بشارت احمد صاحب بٹ — "
۲۰۔ " پیر واجد علی صاحب — "
۲۱۔ " محمد سعید — "
۲۲۔ مکرمہ مسز عائشہ منگلا صاحبہ — "
۲۳۔ مکرمہ مسز شگفتہ شاہ صاحبہ — "
۲۴۔ " مسز ناصرہ لون — "
۲۵۔ " اختر ناصر صوفی — "
۲۶۔ مکرمہ مس وحیدہ مرزا صاحبہ — مانٹریال
۲۷۔ " " نعیمہ مرزا — "
۲۸۔ مکرمہ مسز ناصرہ زبیری — "
۲۹۔ " " عطیہ شریف — "
۳۰۔ مکرم سید شہاب احمد صاحب — مغربی کینیڈا
۳۱۔ " ثاہد نصر اللہ خان — "
۳۲۔ " زاہد نصر اللہ خان — "
۳۳۔ " شوکت علی نسیم — "
۳۴۔ " مرزا ارشاد احمد — "
۳۵۔ " سید حمید احمد — "
۳۶۔ " ہشام تمر ملک — "
۳۷۔ " سید یوسف احمد — "
۳۸۔ " چوہدری رشید احمد — "
۳۹۔ " مرزا محی الدین — "
۴۰۔ " سید خالد احمد — "
۴۱۔ " بشیر احمد صاحب عارف — "
۴۲۔ " سید حسنات احمد صاحب — ٹورنٹو

امریکہ

۴۳۔ مکرم عبدالرب انور خان صاحب
۴۴۔ مکرمہ مسز فاطمہ نور جواد صاحبہ
۴۵۔ " مسز نذیر الٰہی صاحبہ
۴۶۔ مکرم سید عبدالماجد شاہ صاحب
۴۷۔ مکرمہ مبارکہ صاحبہ زوجہ سید عبدالماجد شاہ صاحب
۴۸۔ مکرم سید ساجد احمد صاحب — سان فرانسسکو
۴۹۔ مکرمہ سیدہ بشریٰ احمد صاحبہ اہلیہ سید ساجد احمد صاحب — "
۵۰۔ مکرم خلیل احمد ملک صاحب — "
۵۱۔ " ارشد احمد — "
۵۲ " سمیع قریشی — "
۵۳ مکرم مبشر احمد چوہدری صاحب — سان فرانسسکو

انگلستان

۵۴۔ مکرم ڈاکٹر ایم زیڈ طاہر صاحب
۵۵۔ " " حامد اللہ خان "
۵۶۔ " " سعید احمد خان "
۵۷۔ " قمر الدین ایبنی "
۵۸۔ مکرمہ حامدہ فاروقی صاحبہ

ماریشس

۵۹۔ مکرم یداللہ بھنو صاحب
۶۰۔ " مبارک احمد بدھن "
۶۱۔ " مختار الدین تیجو "
۶۲۔ " منیر احمد عظیم "
۶۳۔ " مبارک احمد رمضان "
۶۴۔ " مبشر احمد ڈومن "
۶۵۔ " محمد بکر خان "
۶۶۔ " اقبال احمد دھری "
۶۷۔ " محمد رمضان بھنو "
۶۸۔ مکرمہ سلیمہ سوکیہ صاحبہ
۶۹۔ مکرم نصیر احمد امیر الدین صاحب
۷۰۔ " عزیز احمد تیجو "
۷۱۔ " حسن علی بدھن "
۷۲۔ " ناظم الدین بگھیلو "
۷۳۔ " نذیر احمد بکت "
۷۴۔ " ظفر اللہ ڈومن "
۷۵۔ " صدیق احمد ڈومن "
۷۶۔ " حمید زیاد علی "
۷۷۔ " سعد اللہ بھنو "
۷۸۔ " بشیر حسین بخش "
۷۹۔ " یوسف یعقوب "
۸۰۔ مکرم غلام محمد رجب علی صاحب
۸۱۔ " محمد انور " "
۸۲۔ " مبشر احمد موہن "
۸۳۔ " محمد امین جواہر صاحب
۸۴۔ " محمد رفیع الدین بگھیلو "
۸۵۔ " نظام فقیر بخش "
۸۶۔ " محمد صادق درگاہی "
۸۷۔ " نظام یاد علی "
۸۸۔ " عیسیٰ نوبی "
۸۹۔ " فضل جمال احمد "

انڈونیشیا

۹۰۔ مکرم شریف احمد لوبس صاحب
۹۱۔ " آر ایچ ہادی ایمان سودیتا صاحب
۹۲۔ " سیانی راجو باتوا صاحب
۹۳۔ " ایچ ایس یحییٰ پونتو "
۹۴۔ " سپار توحسن مہارجو "
۹۵۔ " آر احمد انور صاحب
۹۶۔ " علی مخیات ایم ایس "
۹۷۔ " سوسانتو مسکوان "
۹۸۔ " لیوس مالا صاحب
۹۹۔ " سدکر صاحب

مغربی جرمنی

۱۰۰۔ مسٹر ہدایت اللہ جمیل جنش

سلطنت عمان

۱۰۱۔ مکرمہ بشریٰ شاہدہ صاحبہ اہلیہ مخدوم واجد حسیب صاحب

لائبیریا

۱۰۲۔ مکرم سردار رفیق احمد صاحب

تانجیریا

۱۰۳۔ مکرم قریشی فیروز محی الدین صاحب
۱۰۴۔ محترمہ امۃ المجید چوہدری صاحبہ
۱۰۵۔ مکرم منیر الحق صاحب شاہد
۱۰۶۔ " میر حبیب احمد صاحب
۱۰۷۔ مکرمہ لبنیٰ احمد صاحبہ
۱۰۸۔ مکرم ایس ایچ ہادی صاحب
۱۰۹۔ " صالح بیگ "

(وکیل التصنیف
تحریک جدید۔ ربوہ)

— بقیہ فتح —

ہوئی اور نیک اثر پیدا ہوا۔ دو دنوں میں قریباً چار ہزار پمفلٹ تقسیم کئے گئے۔

سید سجاد احمد صاحب اطلاع دیتے ہیں کہ بفضلہ تعالیٰ تین افراد بیعت کر کے سلسلہ میں داخل ہوئے۔ احباب دعا فرماویں کہ قرآنی ارشاد کے بموجب ہر احمدی داعی الی اللہ بن جائے۔ اور اللہ اس کے شیریں ثمرات ظاہر فرماوے۔

(مرسلہ وکالت تبشیر)